سرکاری رپورٹ

دسواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۲۲ جون ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۶ صفر المظفر ۱۴۱۹ ہجری بروز سوموار

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵
۲۔	وقفہ سوالات	۶
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲۲
۴۔	بجٹ ۹۸۔۱۹۹۷ پر عام بحث	۲۲
۵۔	مطالبات زر منظور ہوئے	۳۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی دسواں بجٹ

مورخہ ۲۲ جون مطابق ۲۶ صفر ۱۴۱۹ ہجری (بروز سوموار)

بوقت صبح دس بجکر پینتالیس منٹ

زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اسلام علیکم

تلاوت کلام پاک وترجمہ مولانا اخوندزادہ عبدالمتین

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿

ترجمہ ۔ یہ الف' لام' میم ہے' یہ کتاب الٰہی ہے' اس کے کتاب الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں' ہدایت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے! ان لوگوں کے لئے جو غیب میں رہتے ایمان لائے' نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو بخشا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ وما علینا الاالبلاغ

جناب اسپیکر: جزاک اللہ

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم (وقفہ سوالات) میر عبدالکریم نوشیروانی سوال نمبر ۷۹ دریافت کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل On his behalf:

۷۹ امیر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) کیا یہ درست ہے کہ انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے صوبہ کو جو قرضہ موصول ہوا ہے اس کا کچھ حصہ ہیلتھ ڈیلیوری سسٹم کے تحت مختلف اضلاع میں دفاتر اور رہائشگاہ کی تعمیر کے لئے دیا گیا ہے۔

ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکوہ فنڈ رقم سے کن کن اضلاع میں دفاتر اور رہائش گاہ تعمیر کئے جارہے ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت (وڈیرہ عبدالخالق)

(الف) جی ہاں

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ فنڈ کے تحت مندرجہ ذیل اضلاع میں دفاتر اور رہائش گاہ کے کاموں کی منظوری کی ضابطے کی کاروائی جاری ہے۔

۱۔ لورالائی میں ڈویژنل دفتر اور ۵ عدد ۱۹۔۱۸ گریڈ کے بنگلوں کی تعمیر۔

۲۔ ژوب میں ضلعی دفتر اور ۴ عدد ۱۹۔۱۸ گریڈ کے بنگلوں کی تعمیر۔ر

۳۔ قلعہ سیف اللہ میں ضلعی دفتر اور ۴ عدد ۱۹۔۱۸ گریڈ کے بنگلوں کی تعمیر۔

۴۔ بارکھان میں ضلعی دفتر اور ۴ عدد ۱۹۔۱۸ گریڈ کے بنگلوں کی تعمیر۔

۵۔ موسیٰ خیل میں ضلع دفتر اور ۴ عدد ۱۹۔۱۸ گریڈ کے بنگلوں کی تعمیر۔

جناب اسپیکر: Answer taken has read وزیر صحت جواب دینگے اگر کوئی

Any Supplementary . No supplementary سوال ہے تو نہیں سوال ہے تو

next Mr Abdul Rahim Khan Mandokhel.

۳۔۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیاوزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) سال ۹۷۔۱۹۹۶ء اور ۹۸۔۱۹۹۷ کے دوران کوئٹہ شہر کے مختلف سرکاری ہسپتالوں یعنی، سول ہسپتال، ہیلپر ہسپتال اور ٹی بی سینٹوریم ہسپتال کے مختلف شعبہ جات سے ماہانہ اور سالانہ کل حاصل شدہ فیسوں کی آمدنی کا الگ الگ شعبہ وار تفصیل بھی دی جائے۔

(ب) مختلف شعب جات سے حاصل شدہ آمدنی کو کس مد میں خرچ کیا جارہا ہے کیا اس آمدنی سے ہسپتالوں اور مریضوں کو کیا سہولت میسر کی گئی ہے اگر جواب نفی میں ہے تو مجموعی طور پر اب تک کل کسقدر فنڈز جمع ہوا ہے کیا حکومت اس فنڈز کو کرچ کرنے کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر صحت (وڈیرہ عبدالخالق)

الف) سال ۹۷۔۱۹۹۶ اور ۹۸۔۱۹۹۷ کے دوران کوئٹہ شہر کے مذکورہ ہسپتالوں سے حاصل شعد مختلف فیسوں کی کل رقم کی ماہانہ اور سالانہ شعبہ وار فہرستیں منسلک ہیں۔

(ب) مذکورہ حاصل شدہ رقم کو حکومت کے خزانے میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق جمع کرادیا جاتاہے۔ اب تک اس مد میں جو رقم جمع ہوئی ہے اسکی فہرستیں جیسا کہ جزو (الف) کے جواب میں مذکور ہے آخر پر منسلک کی گئی ہیں جہاں تک اس فنڈ کو خرچ کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ چونکہ یہ فنڈ حکومت کے خزانے میں جمع کردیا جاتاہے لہذا محکمہ صحت اس کو خرچ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب سپلیمنٹری ہے جناب والا یہ جو مختلف رقم انہوں نے مختلف ہسپتالوں میں جمع کی کیا وزیر صاحب بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے خود ان کی چیکنگ کی ہے ؟ جو کچھ ان شعبوں میں جو رقم انہیں ملی ہے ؟

جناب اسپیکر : جی وزیر صاحب

وڈیرہ عبدالخالق : جی میں نے چیک کی ہے تفصیل لگی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر : آپ نے بذاتِ خود چیکنگ کی ہے ؟

وڈیرہ عبدالخالق : جی ہاں میں نے چیکنگ کی ہے۔

جناب اسپیکر : اگلا سوال بھی مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے۔

۳۶۷، مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف) مالی سال ۹۸، ۱۹۹۷ کے سالانہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی وغیرہ ترقیاتی بجٹ سے محکمہ صحت اور اس سے منسلک محکموں / اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں / پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پراجیکٹ کیلئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی وغیر ترقیات فنڈز کی اسکیم پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے ؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۱۳ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم / پروجیکٹ کے کام کا عمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ ان تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام / اسکیم اور پروجیکٹ وغیرہ کا جسقدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وڈیرہ عبدالخالق

(الف) رواں مالی سال ۹۸، ۱۹۹۷ کے دوران محکمہ ہذا کی گذشتہ سالوں سے جاری اسکیموں کی تفصیل ذیل فہرست میں درج ہے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران کسی نئے ترقیاتی کام کا اجراء بوجہ مالی مشکلات نہیں کیا لہذا اجمالہ مطلوبہ معلومات کا جواب نفی میں ہے۔

ضلع وار کاموں کی تفصیل برائے سال ۹۸_۱۹۹۷

کام کا نام	ٹھیکیدار کا نام	تخمینہ لاگت	ٹھیکیدار کو ادا کی گئی رقم	ترقی کی حالت
ضلع کوئٹہ				
ادویات کی سہولیات کو نئے گودام کی تعمیر بھیجا گیا ہے۔	میسرز ایس اے	ـ۹۲۸	۰_۷۹۲۳	دوبارہ PC
ضلع پشین				
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی خصوصی مرمت	میسرز حاجی سلطان محمد	۰_۶۲	۰_۶۲۲	کام مکمل ہو چکا ہے
ضلع چاغی				
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی خصوصی مرمت	میسرز عبدالمجید بادینی	۰_۷۰۰	۰_۷۰۰	مکمل ہو چکا ہے
ضلع ژوب				
آر ایچ سی ڈی ایس کے تحت دفتر و بنگلوں مرمت	میسرز حاجی ظریف خان حسین زئی	۱۲۳۳۲	۲_۲۸۶	کام جاری ہے۔
ضلع موسیٰ خیل				
آر ایچ سی ڈی ایس ہسپتال کی خصوصی مرمت	میسرز ملک آفتاب اینڈ کو	۰_۷۰۰	۰_۷۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے
ضلع موسیٰ خیل				
آر ایچ سی ڈی ایس	میسرز ملک ہدایت خان	۱۳_۳۹۰	۳_۶۰۳	کام جاری ہے۔

کے تحت دفتر اور بنگلوں کی تعمیر

۵۰ بستروں کے ہسپتال کی تعمیر	میسرز گل زمان	۱۶_۵۰۰	۷_۴۳۹	

ضلع قلع سیف اللہ

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں خصوصی مرمت	میسرز حاجی نور محمد اینڈ سنز	۰_۶۸۷	۰_۶۸۷	کام مکمل ہو چکا ہے
۵۰ بستروں کے ہسپتال کی تعمیر	میسرز حاجی نذر خان کبزئی	۲۱_۵۰۰	۱۶_۷۶۵	کام جاری ہے۔
آر ایچ سی ڈی ایس کے تحت دفتر اور بنگلوں کی تعمیر	میسرز حاجی نور محمد اینڈ سنز	۱۱_۹۱۹	۷_۱۹۵	کام جاری ہے۔

ضلع بارکھان

آر ایچ سی ڈی ایس کے تحت دفتر اور بنگلوں کی تعمیر	میسرز میر محمد خالد محمود کھیتران	۱۰_۱۳۲	۶_۰۴۹	
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی خصوصی مرمت	میسرز حاجی نذر حسین	۰_۳۶۸	۰_۳۶۸	کام مکمل ہو چکا ہے

لورالائی

آر ایچ سی ڈی ایس کے تحت دفتر اور بنگلوں کی تعمیر	میسر حاجی ظریف خان کبزئی	۱۳_۳۴۷	۴_۸۳۵	کام جاری ہے۔
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی خصوصی مرمت	میسرز سی دا	۱_۶۰۰	۰_۷۱۳	کام مکمل ہو چکا ہے
ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی خصوصی رپورٹ	میسرز محمد اسلم شکوری	۱۴۰۰	۱۴۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے

کوہلو

nil

ڈیرہ بگٹی پر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کی خصوصی رپورٹ	میسرز انور جان	۰_۷۰۰	۰_۷۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے

زیارت nil

قلات

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسرز محمد بخش شاہوانی	۰۔۷۰۰	۰۔۷۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے

خضدار Nil

مستونگ nil

لسبیلہ

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسرز سیف اللہ محمد شئی	۷۰۰۔	۰۔۷۰۰۰	کام مکمل ہو چکا ہے

نصیر آباد

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسر لال بخش مراد جمالی	۶۸۰۔	۱۔۶۸۰۱	کام مکمل ہو چکا ہے

جعفر آباد

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسرز مور یا خان	۵۔۵۷۳	۰۵۷۳۔	کام مکمل ہو چکا ہے

بولان

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسرز رفیق اینڈ برادرز	۰۔۳۸۷	۰۔۳۸۷	مکمل ہو چکا ہے۔

جھل مگسی

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسرز گل محمد جتوئی	۶۰۰۔	۰۔۶۰۰۰	مکمل ہو چکا ہے۔

تربت

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کی خصوصی رپورٹ میسرز نذیر احمد	۱۔۲۷۰	۱۲۷۰	کام مکمل ہو چکا ہے

گوادر

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز	میسرز برکت علی	۰۰-۷۷-۰	۰-۷۷-۰	کام مکمل ہو چکا ہے

پنجگور

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز	میسرز فقیر محمد	۳۰-۷۷	۳۰۰-۷۷-۰	کام مکمل ہو چکا ہے

کی خصوصی رپورٹ

جناب اسپیکر : دو قسم کے کام ہیں ایک ہے New Works نیو ورکس اور دوسرا مرمت وہ فرما رہے ہیں کہ آپ کے جو نئے کام ہیں ان میں سے کوئی مکمل ہوا ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق : ان میں کچھ کام ابھی تک چل رہا ہے جن میں ہمارے MSD سٹور کا ہے ابھی شروع کیا ہے پہلے اس کے لئے فنڈز نہیں تھے ابھی جو پیسہ ملا ہے کام شروع کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا میری بات یہ ہے کہ جو کام ہے جیسا کہ آٹھ نمبر اپر دیا ہوا ضلع کوئٹہ کا دوبارہ PC-I منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے پھر اس کے بعد جناب والا ضلع ژوب میں کام جاری ہے۔ موسیٰ خیل میں کام جاری ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو نئے کام تجویز تھے ان میں سے کوئی کام مکمل نہیں ہوا۔

وڈیرہ عبدالخالق : جناب دو سال کی مدت ہوئی ہے ان کام کو مکمل کرنے کے لئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یہ جو کام ہو رہا ہے ان میں سے کونسا کام آپ نے دیکھا ہے اور اس کا کتنا پرسنٹ مکمل ہوا ہے؟

وڈیرہ عبدالخالق : تقریباً کسی کا ۵۰ ٪ ۷۵ فیصد مکمل ہے اور ان کے لئے دو سال کی مدت رکھی ہوئی ابھی ایک سال میں کیسے مکمل ہو نگے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : آپ نے کیوں یعنی اس کا کام جو ہے۔

جناب اسپیکر : عبدالرحیم خان دیکھیں۔ کام تو ایک نئی تعمیر ہے اور دوسری مرمت کا کام ہے دو چیزیں ہے۔ نئی تعمیر کے لیے وہ کہتا ہے دو سال کا عرصہ ہے۔ جواب تو انھوں نے دے دیا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب والا آپ اے میں آپ دیکھیں یعنی جو بجٹ کا کام ہے محکمہ صحت کا ہے یا دوسروں کا وہ بعد میں دیکھیں گے کوئی کام ابھی تک آپ سمجھے شروع ہی نہیں ہوا۔ اب دو سال میں جب ابھی شروع نہیں ہے تو ایک سال باقی رہتا ہے۔ ہم نے لکھا ہے ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء تک۔

وڈیرہ عبدالخالق : نہیں جی کام تو سارے شرو ہیں لیکن اس کے مکمل ہونے کے لئے دو سال کی مدت ہے آپ بتا سکتے ہیں کہ کونسا کام شروع نہیں ہوا ہے میں کہتا ہوں کام شروع ہے لیکن مکمل ہونے کے لئے دو سال درکار ہیں۔

عبدالرحیم خان مندول خیل : میں یہ کہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی کام آپ نے کیا ہے آپ خود لکھتے ہیں مثلاً دوبارہ PCI منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آئٹم نمبر ا ہے اس کو pci منظوری کے لیئے دوبارہ بھیجا ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق : یہ ابھی اس سال کی ہے پہلے کے جو کام ہیں ۹۸_۱۹۹۹ء

جناب اسپیکر : نہیں جو جواب ہے اس کو مد نظر رکھ کر وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے جواب کا پہلا آئٹم ہے اور نئے گوداممکی تعمیر اس پر کام شرو نہیں ہوا البتہ pci دوبارہ منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے۔

وڈیرہ عبدالخالق : وہ آدھا مکمل ہے اور نزدیک ہے لیکن اسکے مکمل ہونے کے لئے دو

سال کی مدت درکار ہے کام شروع ہے اور تقریباً پچاس فیصد کام ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: لیکن اسے مکمل ہونے کے لئے دو سال کی دمت درکار ہے کام شرو ہے اور تقریباً ۵۰ فیصد کام ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: پی سی اے کے منظوری کے بعد کام شروع ہوتا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ نے کوئی کام کیا نہیں؟

وڈیرہ عبدالخالق: جناب گودام یہاں نزدیک اس کا تقریباً پچاس فیصد کام ہو چکا ہے لیکن اس کی دو سال کی مدت ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بہر حال جناب والا دو سال کے لفظ سے کوئی مطمئن نہیں ہوتا ایک سال گزر گیا ہے اور پی سی اے کے بغیر کام شروع ہوا۔

جناب اسپیکر: آپ تسلیم کر لیں کہ دو سال میں ہو جائیگا وہ کہتا ہے کہ ہم کر دینگے

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا میں مرمت کا اس سے پوچھوں گا کہ آپ مرمت کا بتائیں کہ کونسا کام جا آپ نے چیک کیا ہے حیثیت وزیر؟

وڈیرہ عبدالخالق: ہمارے آدھے کام تقریباً مکمل ہیں میں نے مستونگ کو چیک کیا ہے قلات کو چیک کیا ہے اور کوئٹہ میں ہیلپر کو چیک کیا ہے ٹی بی سینٹوریم کو چیک کیا ہے سول کو چیک کیا ہے کام چل رہا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ سول کو میں نے چیک کیا ہے وہ ویران پڑے ہوئے ہیں جناب والا ہسپتال ویرانے ہیں۔

جناب اسپیکر: مرمت کے کام وزیر صاحب کہتے ہیں کہ میں نے تین چار جگہ چیک کیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: مرمت تو ایک سال کے اندر ہوتے ہیں مرمت کو دوسرے سال کے لئے نہیں چھوڑتے۔

۳۸۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۹۶-۱۹۹۵ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی مرکزی ادویات اسٹور سے محکمہ صحت اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کی جانب سے مختلف اضلاع کو بھیجے گئے مختلف ادویات کی تعداد (مقدار) کی ماہانہ / سہ ماہی یا دیگر کوئی مقررہ مدت کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) مذکورہ بالا مدت کے دوران تمام ضلعی مراکز سے متعلقہ اضلاع کے مختلف ہسپتالوں بی ایچ یو رورل ہیلتھ سینٹرز اور دیگر اداروں کو ماہانہ / سہ ماہی / یا کوئی مقررہ مدت کے دوران بھیجے گئے مختلف ادویات کی تعداد کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) مذکورہ مدت کے دوران تمام ضلعوں نے مذکورہ ہسپتالوں بی ایچ یو رورل ہیلتھ سینٹرز اور دیگر اداروں میں مریضوں کو ماہانہ / سہ ماہی / یا کوئی دیگر مقررہ مدت کے دوران مختلف ادویات کی تقسیم کی مقدار (تعداد) کی تفصیل کیا ہے؟

وڈیرہ عبدالخالق

(الف) مذکورہ مدت کے دوران محکمہ صحت کے مرکزی ادویات اسٹور سے مختلف اضلاع / ہسپتالوں کو سہ ماہی بنیاد پر مختلف مقدار میں فراہم کی گئیں جن کی مالیت کی تفصیل ان کے سالانہ بجٹ کے فراہم کی گئیں جن کی مالیت کی تفصیل ان کے سالانہ بجٹ کے مطابق ذیل ہے

نام	بجٹ سال ۹۶-۱۹۹۵ء	بجٹ سال ۹۷-۱۹۹۶ء	بجٹ سال ۹۸-۱۹۹۷ء	ٹوٹل
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سنڈیمن (پراونشل) ہسپتال کوئٹہ	۳۹۵۳۷۲۱۳	۲۵۷۵۳۷۵۰	۱۹۲۲۱۸۱۹	۹۳۷۲۲۷۸۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ بی ایم سی	۸۱۹۵۰۰۰	۸۰۹۷۵۰	۲۲۳۹۳۷۵	۲۰۵۱۲۱۲۵

سنڈیمن ہسپتال کوئٹہ				
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہیلپر آئی	۲۳۹۹۳۰۵	۳۱۰۳۰۰۰	۴۶۴۳۸۰۰	۱۰۹۰۵۳۰۵
ہسپتال کوئٹہ				
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل	۳۱۳۴۹۳۷	۱۱۸۹۴۷۳	۵۹۱۵۰۵	۴۸۱۳۴۱۳
ہیڈکوارٹرز ہسپتال سبی				
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل	۳۱۲۲۸۸۰	۲۷۷۴۴۸۰	۷۳۳۵۹	۵۹۳۱۸۲۹
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل	۱۹۳۷۹۳۰	۲۴۸۵۱۴۰	۱۳۹۹۲۵	۴۸۹۰۳۹۵
ہیڈکوارٹرز ہسپتال تربت				
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل	۱۴۴۴۸۸۸	۲۴۸۹۰۷۰	۱۳۹۹۲۵	۴۰۷۳۸۸۳
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈویژنل	۱۹۳۲۲۲۰	۱۸۰۸۱۹۹	۹۵۰۱۵۵	۳۳۹۴۴۷۳
ہیڈکوارٹرز ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی				
ضلعی ناظم صحت کوئٹہ	۴۷۷۰۵۵	۲۷۹۳۸۰۰	۱۹۴۴۲۴۴	۹۱۸۸۱۷۷
ضلعی ناظم صحت پشین	۲۲۷۰۲۰۰	۱۴۸۰۰۸۰۷	۱۴۸۰۰۸۷	۹۵۰۱۸۷۱
ضلعی ناظم صحت چاغی	۲۹۷۳۹۱۲	۳۸۴۴۹۹۰۰	۸۳۹۵۰	۷۲۲۸۱۹۲
ضلعی ناظم صحت ژوب	۲۹۵۸۰۳۱	۴۷۵۴۴۰۰	۱۰۳۷۹۵۰	۸۳۳۸۰۸۱
ضلعی ناظم صحت لورالائی	۳۹۹۴۵۳۰	۹۰۰۰۳۷۵	۱۳۸۳۱۵۰	۱۱۰۷۹۱۹۵
ضلعی ناظم صحت	۱۹۳۳۴۹۳	۳۲۰۴۸۰۰	۷۸۹۰۰۹	۵۹۱۳۴۰۳
ضلعی ناظم صحت موسیٰ خیل	۱۸۷۰۹۹۹	۳۹۹۳۰۰۰	۷۸۷۳۰۷	۱۳۵۰۳۰۹
ضلعی ناظم صحت بارکھان	۱۷۹۹۹۳۸	۳۴۴۰۵۰۰	۹۹۸۹۵۰	۵۹۵۹۰۸۸
ضلعی ناظم صحت سبی	۲۲۳۰۹۱۲	۳۰۷۹۳۱۱	۸۵۱۱۵۰	۹۳۴۸۱۴۳
ضلعی ناظم صحت زیارت	۱۹۳۰۰۵۸	۴۴۱۷۹۱۱	۹۷۰۹۵۰	۲۹۸۱۸۴۰۸
ضلعی ناظم صحت کوہلو	۳۹۹۳۹۴۸	۳۳۷۷۹۰۰	۹۱۸۹۵۰	۹۹۹۰۷۷۸
ضلعی ناظم صحت ڈیرہ بگٹی	۴۵۵۲۹۹۳	۴۷۱۰۴۰۰	۷۹۴۱۵۰	۱۰۵۷۴۵۴
ضلعی ناظم صحت نصیر آباد	۲۱۳۱۰۳۲	۴۷۴۹۷۰۰	۹۳۸۸۹۲	۹۸۰۹۹۰۲
ضلعی ناظم صحت جعفر آباد	۳۴۳۹۷۴۳	۷۱۴۸۳۰۰	۱۳۳۷۴۰۰	۱۱۹۹۴۴۴۳
ضلعی ناظم صحت بولان	۴۴۷۷۱۰۱	۳۵۸۸۷۰۰	۱۰۳۴۱۵۰	۷۹۶۹۷۱
ضلعی ناظم صحت جھل مگسی	۴۷۱۰۰۱۱	۳۴۹۳۸۰۰	۸۴۸۹۷۰	۹۸۴۴۳۹۱
ضلعی ناظم صحت قلات	۳۴۳۴۴۴۷	۵۵۸۳۵۰۰	۱۱۹۴۷۰۷	۹۹۷۸۴۷۴
ضلعی ناظم صحت خضدار	۳۱۴۸۴۰۹	۷۷۴۳۹۰۰	۱۲۷۸۹۵۰	۱۱۳۴۰۷۵۹
ضلعی ناظم صحت خاران	۳۴۱۸۷۴۲	۴۴۱۸۷۴۳	۳۰۷۸۱۰۰	۷۷۸۳۰۰
ضلعی ناظم صحت مستونگ		۴۰۳۹۹۳۱	۲۳۰۱۴۴۹	۷۷۸۳۰۰
ضلعی ناظم صحت لسبیلہ		۳۴۸۸۸۰۹	۹۱۹۵۰۰	۱۱۰۰۳۵۰
ضلعی ناظم صحت کیچ (تربت)		۳۹۰۳۵۰۰	۷۱۷۳۰۰	۱۵۳۲۴۰۰
ضلعی ناظم صحت گوادر	[illegible]	۳۹۱۰۳۴۷	۳۰۴۴۱۰	۹۰۱۵۰۰
ضلعی ناظم صحت پنجگور		۲۲۰۹۷۴۳	۳۰۱۳۸۰۰	۸۹۸۱۸۴
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ [illegible]	[illegible]	۱۷۳۵۰۰۰	۱۹۰۰٬۰۰۰	۸۰۰٬۰۰۰

ہیڈکوارٹرز ہسپتال قلات			
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال کوہلو	۱۷۳۵۰۰۰	۱۹۰۰,۰۰۰	۸۰۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ژوب	۱۹۰۵۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال گوادر	۱۸۲۰۰,۰۰۰	۲۰۰۰۰۰	۹۰۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال نوشکی	۱۹۳۵۰۰۰	۲۰۰۰,۰۰۰	۹۰۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال اوتھل	۱۷۳۵۰۰۰	۱۷۰۰,۰۰۰	۸۵۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال خاران	۱۷۳۵۰۰۰	۲۰۰۰,۰۰۰	۸۵۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال چمن	۲۰۵۳۷۵۰	۲۵۱۰۰,۰۰۰	۱۰۰۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ڈھاڈر	۱۹۷۳۷۵۰	۲۵۱۰,۰۰۰	۹۰۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ڈیرہ بگٹی	۱۸۸۷۵۰۰	۲۳۷۱۱۲۰	۹۵۰,۳۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال مستونگ	۱۹۱۱۲۵۰	۲۲۹۱۱۲۰	۹۵۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال ڈیرہ اللہ یار	۱۸۲۳۷۵۰	۲۳۰۰,۰۰۰	۹۵۰,۰۰۰
میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز ہسپتال قلعہ سیف اللہ	۱۸۲۳۷۵۰	۲۳۰۰,۰۰۰	۹۵۰,۰۰۰
آفیسر انچارج ٹی بی کنٹرول پروگرام بلوچستان کوئٹہ		۱۹۳۱۹۵۰	۱۹۷۹۰۰۰
پرنسپل پبلک ہیلتھ سکول کوئٹہ		۹۱۸۲۵	
پراونشل منیجر ای پی آئی بلوچستان کوئٹہ		۱۷۸۱۲۲۵	
انچارج گورنمنٹ پبلک انسٹیٹیوٹ کوئٹہ		۱۳۲۵۰	
حاجی غلام قادر ہسپتال حب		۱۰۰,۰۰۰	
ضلعی ناظم صحت آواران		۳۲۲۹۸۰۰	۹۷۸۳۰۲
ضلعی ناظم صحت قلعہ عبداللہ		۳۸۹۳۸۰۰	۲۰۲۲۳۶۸

(ب) مذکورہ مدت کے دوران تمام ادارہ صحت کو سہ ماہی کے حساب سے ادویات فراہم کی جاتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے

تحصیل ہسپتال ۱۰۰۰۰۰۰، رورل ہیلتھ سینٹر ۸۰۰۰۰، بنیادی مرکز صحت ۴۰۰۰۰، سول ڈسپنسری ۲۰۰۰۰

(ج) محکمہ صحت صوبہ بلوچستان کی ضرورت کے مطابق سالانہ ادویات خرید تا ہے اور بعد میں اضلاع کی ضرورت کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی ڈیمانڈ رجٹ کے مطابق ان کو ادویات دی جاتی ہیں ضلعی آفیسران بعد میں مذکورہ اداروں کو مقررہ بجٹ کے مطابق ادویات فراہم کرتے ہیں مزکورہ اداروں کے انارج صاحبان مریضوں کی تشخیص کرنے کے بعد انہیں ادویات فراہم کرتے ہیں اور فراہم کردہ ادویات کا باقاعدہ او پی ڈی رجسٹر میں روزانہ اندراج مطابق نسخہ کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا وزیر صاحب یہاں فرما رہے ہیں کہ انہوں نے یہ جو مختلف میڈیکل سپرنٹنڈنٹس ہیں ہسپتالوں کے، سول سنڈیمن ہسپتال پراونشل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ٹی بی سینیٹوریم ہسپتال، اسی طرف پھر ضلعی ناظم اور پھر آخر میں انہوں نے لکھا ہے فرمایا ہے کہ وہ تحصیل کے ہسپتال کو ایک لاکھ روپے کی دوائی سہ ماہی دیتے ہیں رورل ہیلتھ سینٹر کو صفحہ ۱۶ پر اسی ہزار اور مرکز صحت ۴۰ ہزار سول ڈسپنسری ۲۰ ہزار وزیر صاحب تمام صوبے میں ایک ضلع ایک میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ایک رورل ہیلتھ سینٹر ایک بیسک ہیلتھ سینٹر کوئی بتا سکیں کہ انہوں نے انسپکشن کی ہے اور انسپکشن ان کے دستخط ہیں کوئی رجسٹر لا سکتے ہیں کہ یہ دوائی ان میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے جس طرح تقسیم کی ہے جس طرح ضلعوں سے رورل ہیلتھ سینٹر ڈسپنسریز، بیسک ہیلتھ سینٹر میں کس طرح یہ دوائی گی ہے

جناب اسپیکر: یعنی ادویات کا سٹور چیک کیا ہے یا نہیں کیا ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل: چیک کیا ہے اور اس میں کیا وہ رجسٹر ان کے ریکارڈ کا دکھا سکتے ہیں انسپکشن کا

وڈیرہ عبدالخالق : جناب میں نے سارے علاقے کا دورہ کیا ہے تقریباً اگر پورا بلوچستان نہیں تقریباً دو چار ڈویژن کا ہم نے دورہ کیا ہے رجسٹر بھی چیک کیا ہے لوگوں سے پوچھا بھی ہے کہ اس حساب سے سب کو دوائی مل گئی ہے

جناب اسپیکر : کہتے ہیں فزیکل چیکنگ کی ہے کہ رجسٹر کے مطابق پڑا ہوا اسٹور میں سامان اوور تقسیم صحیح ہو رہا ہے یہ آپ کا سوال ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : میرا سوال یہ ہے کہ دوائی کی تقسیم ایک ضلع کی آپ بتا سکتے ہیں کہ تمام صوبے میں کس ضلع کے آپ نے انسپکشن کی اور اس کا انسپکشن ریکارڈ آپ اسمبلی کو پیش کر سکتے ہیں اسی طرح دوسرا رورل ہیلتھ سینٹر

وڈیرہ عبدالخالق : وہ ٹھیک ہے آپ نے ریکارڈ تو پہلے نہیں مانگا ابھی ریکارڈ مانگتے ہیں ہم ریکارڈ بھی پیش کر سکتے ہیں اگر آپ ریکارڈ مانگتے ہیں تو ہم ریکارڈ بھی پیش کر سکتے ہیں ہم نے کئی ضلعوں کو چیک کیا ہے بالکل منصفانہ تقسیم ہوئی ہے آپ نے ریکارڈ پہلے نہیں مانگا ہے اگر آپ مانگتے تو ہم پیش کر دیتے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا وزیر صاحب پھر یہ دکھا سکیں گے یعنی تمام ضلعوں کا ان کے لاک بک ٹھیک ہے میں تمام ضلعوں کا آپ سے رکوئسٹ کرونگا اور تمام میڈیکل سپرنٹنڈنٹس کا اور ان کے رورل ہیلتھ سینٹرز

جناب اسپیکر : ٹھیک ہے شکریہ جی اگلا سوال مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

۳۸۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ صحت اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح اور خراب حالت

میں کل کس قدر گریڈر ر بلڈوزر ر رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد، مدت خرابی، صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر ر بلڈوزر ر ٹریکٹر ر رگ مشینوں نے پبلک نجی شعبہ ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے ضلع وار تفصیل دی جائے۔

(ج) جزو (ب) میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد (ایکڑ ر کلو میٹر ر مکعب فٹ اور رقم وغیرہ) کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

وزیر صحت

اس سوال کا محکمہ ہذا سے کوئی تعلق نہیں ہے

جناب اسپیکر : سوال نمبر ۳۸۵ کہتے ہیں کہ اس سوال کا تعلق محکمہ ہذا سے نہیں ہے ختم ہے اگلا چلئے جی مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

۳۷۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر اطلاعات و نشریات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ اطلاعات و نشریات اور اس سے منسلک محکموں ر اداروں میں جاری، نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں ر پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم ر پراجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم ر پراجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم ر پراجیکٹ کے کام کو مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار اگر ہو اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام ر اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں

وزیر اطلاعات و نشریات

(الف) مالی سال ۹۸۔۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں محکمہ اطلاعات کھیل و ثقافت کو مبلغ ۱۳ لاکھ روپے برائے تعمیر سٹیڈیم برائے سوراب (ضلع قلات) مختص ہوئی ہے اس رقم میں سے اس مالی سال کے دوران صرف ۷ لاکھ روپے ریلیز ہوئے ہیں

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا مئی ۱۹۹۸ء مذکورہ بالا اسکیم کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ ٹھیکیدار اور دیگر معلومات درج ذیل ہیں۔

اسکیم کے لئے منظور شدہ رقم مبلغ ۱۳ لاکھ

اسکیم کی تاریخ منظوری ۷۔۱۹۹۷ء ۸۔۵

مالی سال میں اسکیم کے لئے جو رقم ریلیز ہوئی ہے مبلغ ۷ لاکھ روپے

تاریخ ریلیز فروری ۱۹۹۸ء

لسٹ

اسکیم کے کام کا مکمل فیصد حصہ: اسٹیڈیم کے لئے ۴۰۰ آر ایف ٹی باؤنڈری وال مکمل ہو چکی ہے

ٹھیکیدار کا نام: اختر نواز

ٹھیکیدار کو اب تک ادا شدہ رقم: مبلغ ۲ لاکھ روپے

اسکیم ہذا کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اس کی وجوہات: اسکیم ہذا کے لئے مبلغ ۷ لاکھ روپے ماہ فروری ۱۹۹۸ء میں ریلیز ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسکیم پر کام تاخیر سے شروع ہوا۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

عبدالرحیم خان مندوخیل: اصل میں یہ تمام کام ایس اے اس سال کا جیسا کہ اس ایک منسٹر صاحب کے فروری میں پیسے ریلیز ہوئے ہیں وہ بھی سات لاکھ کیا وجوہات ہیں کہ یہ پیسے کتنے لیٹ ریلیز ہوئے ہیں

جناب اسپیکر : کون صاحب اس کا جواب دینگے

پرنس موسیٰ جان : سر فنانشل پرابلم جب وہ پیسے ریلیز ہوئے ہیں تو کام بھی شروع ہے آپ دیکھ رہے ہیں اس میں تو سب کچھ دیا ہوا ہے

جناب اسپیکر : پہلے نہیں ہوئے اب ہوئے ہیں ٹھیک ہے جی مہربانی سیکرٹری صاحب اگر کوئی درخواست ہو رخصت کی تو پڑھ دیجئے

رخصت کی درخواستیں

سیکریٹری اسمبلی : میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے درخواست کی ہے کہ چونکہ وہ کراچی گئے ہیں اس لئے وہ ۲۲ جون سے ۲۷ جون تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

رخصت منظور کی گئی

جناب اسپیکر : اگلا ایجنڈا ضمنی میزانیہ بابت سال ۹۸-۱۹۹۷ء اس پر بحث ہوگی جو ممبر حضرات آج بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام لکھوا دیں یا کھڑے ہو جائیں ہم نام لکھ لیں گے آپ بتا دیجئے جو جو اس ضمنی میزانیے پر بحث کرنا چاہتے ہیں بات کرنا چاہتے ہیں اپنے نام لکھوا دیں کھڑے ہو جائیں مولانا اللہ داد خیر خواہ صاحب۔ عبدالرحیم خان مندوخیل اور کسی صاحب نے بات کرنی ہو ٹھیک ہے جی اس کے بعد وزیر خزانہ صاحب آپ تو ہونگے تو میں فلور مولانا اللہ داد خیر خواہ کو دیتا ہوں کہ آپ اپنی بحث کیجئے ضمنی میزانیے پر

مولانا اللہ داد خیر خواہ : جناب اسپیکر معزز اراکین میں بجٹ اجلاس کی ابتداء میں یہ عرض کرنا چاہونگا کہ اگرچہ میں خود حکومت کا حصہ ہوں اپنے اور اپنے ساتھیوں سے یہ میری

گزارش ہوگی کہ جو بجٹ پاس کیا گیا ہے وہ یقیناً بہترین بجٹ ہے لیکن اسکے بہترین ہونے کا دارومدار اس بجٹ کی حفاظت پر ہے اگر بجٹ کی حفاظت نہیں کی گئی اسے غلط طور پر استعمال کیا گیا تو یقیناً اس بجٹ کے جو فائدے ہیں وہ نقصانات میں تبدیل ہو جائینگے ارشاد باری تعالیٰ ہے اگرچہ حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے وزیر خزانہ بناؤ ملک کے خزانوں کا مالک بناؤ کیونکہ میں اس کی حفاظت جانتا ہوں میں اسکا حساب کتاب رکھنا جانتا ہوں اس کا علم میرے پاس ہے اور حضور فرماتے ہیں حالات وہ قوم وہ شخص کبھی محتاج نہ ہوا جس نے درمیانہ روی سے کام لیا اس بارے میں بھی کہونگا کہ اس بجٹ کو درمیانہ روی کے ساتھ اگر بنایا گیا ہے تو اسکا استعمال بھی اسی انداز سے ہو تو انشاء اللہ یہ بجٹ بہت سے مسائل حل کروں گا شکریہ

جناب اسپیکر : میں فلور عبدالرحیم خان مندوخیل کو دیتا ہوں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ضمنی بجٹ پر مجھے اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع دیا جناب والا مجموعی طور پر تو جو بجٹ ہمارے سامنے تھا اس کے نقائص اور اس کے مثبت پوائنٹس جو بھی تھے لیکن ایک بات مجموعی طور پر اس بجٹ کی یہ ہے کہ تمام سال میں اس بجٹ پر کوئی عمل ہی نہیں ہوا یعنی یہ آئندہ کیا ہے اس سالانہ بجٹ پر بات ہم کرینگے لیکن اس میں ضمنی میں عملاً کوئی کام نہیں ہوا اسکے ساتھ جناب والا دوسری بات یہ ہے کہ آپ یہاں اس کو دیکھیں گورنمنٹ خود تسلیم کرتی ہے جو بجٹ انہوں نے بنایا تھا اس بجٹ کی جو آمدنی صوبے کی ہونی چاہئے تھی وہ آمدنی صوبے کی نہیں ہوئی ہے ایک نقطہ یہ ہے کہ تیس کروڑ روپے کے نہیں آئے اور تیس کروڑ روپے کے کیوں نہیں آئے جناب والا اسلئے کہ سیپ کے پروگرام پر عملدرآمد نہیں ہوا یعنی بڑے افسوس کا مقام نہیں ہے کہ ہمارا یہ غریب صوبہ ہے کہ اسکے لئے کوئی رقم آپ ہم جو کہتے ہیں کچکول لے کر ہم پھرتے ہیں ہمارا اندازہ تھا کہ سیپ سے ۳۰ کروڑ روپے ملیں گے لیکن ایک کروڑ ۵۸ لاکھ روپے ملے اور اس کی بڑی اور بنیادی وجہ جناب والا ہے کہ سیپ کے منصوبوں پر عمل درآمد میں کافی کمی آئی اسکی ذمہ دار گورنمنٹ ہے آپ کو جو

اتنی رقم پبلک نے اپنے آپ پر ٹیکسیز لگا کر یا قرضے لے کر قرضوں کا بھی آپ کے سامنے ہیں کہ اربوں روپے قرضہ ہے اور ایک سال میں ہم اربوں روپے پے منٹ کرتے ہیں قرضے کے اور سود کے اور جو ہیں آپ نے تمیں کرور روپے کا کام نہیں کیا اس کے ساتھ جو ہمارے اپنے محکمے ہیں مطلب زراعت پولٹری کی دوسرے جو ہمارے اپنے ذرائع ہیں بلکہ میں یہ گورنمنٹ کو کہنا چاہونگا کہ صرف عوم پر بوجھ ڈال کر ان پر ٹیکسیز ان کے وسائل صرف نان ڈویلپمنٹ بجٹ میں اربوں روپے خرچ کر کے عوام کے لئے کوئی سہولت نہ ہو اور پھر عوام کے اپنے جو ذرائع ہیں اسے آمدنی نہ ہو یعنی زرائع کے آپ خود سے دیکھ سکتے ہیں کہ محکمہ ذرائع کی مد میں وصولی ۷ اکروڑ روپے رکھی گئی لیکن آٹھ کروڑ اکیس لاکھ ملیں گے یعنی ہ تو گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے یہ اس کی زمہ داری ہے اس کابینہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ واقعی ایک تو پہلے بجٹ میں آپ نے ایسا یعنی کیوں کیا اگر آپ کے پاس واقعی آپ کے ذرائع صحیح ہیں کہ اتنے نہیں ہیں اور آپ نے یہاں ہاؤس کو غلط انفارمیشن دی اور آپ نے کہا کہ سترہ کروڑ روپے ہمیں وصول ہونگے زراعت سے اور یہاں آپ آٹھ کروڑ روپے ہونگے پہلے سے آپ کو یہ دیکھنا چاہئے تھا لیکن آپ نے یہ دیکھا بلکہ آپ نے بڑے طمطراق سے یہ ثابت کیا کہ یہ بالکل ہمارے ذرائع ہیں لیکن عملاً یہ ہین کہ آپ کے یعنی نو کروڑ روپے نہیں ہیں نو کروڑ روپے محکمے نے غائب کئے محکمے کے سیکریٹری صاحب نے غائب کئے یا محکمے کے منسٹر صاحب نے غائب کئے اسی طرح جناب والا باقی تمام آپ دیکھ سکتے ہیں زرعی فارمز یعنی واضح الفاظ ہے کہ کاغذوں پر بس کاغذ پر یہاں بجٹ میں لکھا گیا کہ زرعی فارمز ہمیں اتنے پیداوار دینگے اتنی آمدنی دینگے یعنی یہاں جو پبلک پیسے خرچ کرتی ہے زرعی فارمز پر اس کا حاصل تو اسے ہونا چاہئے اور اس کو کوئی حاصل نہیں مل رہی یعنی جس کی ذمہ داری گورنمنٹ پر ہے جس کی ذمہ داری متعلقہ منسٹر صاحب پر ہے اور یہ جو ہم کہتے ہیں یا مجموعی طور پر ہمارے ملک میں اور پھر ہمارے صوبے میں کہ یہ کرپشن کیا ہے کروڑوں روپے زرعی فارمز کے نہیں مل رہے ہیں کیوں نہیں مل رہے ہیں کون اس میں شامل ہیں وہ کون تھے جنہوں نے یہ پیسہ اور پبلک کا پیسہ کھایا اور پروڈکشن نہیں کی یہ ذمہ داری جناب والا گورنمنٹ پر ہے اسی طرح لائیو اسٹاک اسی طرح

پولٹری فارم یہ تمام ہمارے باقاعدہ فارمز ہیں اور ان پر خرچہ ہوتا ہے اور ان پر جو خرچہ نان ڈویلپمنٹ میں تنخواہوں کا ہوتا ہے وہ کروڑوں روپے کا ہے اور ان کو باقاعدہ ڈویلپمنٹ کے لئے یہاں رقم بھی دی جاتی ہے وہ رقم اپنی طرف سے ختم ہلیکن جو وصولی ہے وہ نہیں ہے اس طرح جناب والا یعنی ہمارے صوبے کی اپنی آمدنی خود تسلیم کرتے ہیں ۵۳ کروڑ روپے کم ہیں اس کی ذمہ دار گورنمنٹ ہے اسکی ذمہ دار کابینہ ہے جناب والا اس کے ساتھ یہ قرضے کا قرضہ جو ہے میں نے جو دیکھا بار بار اس پر سوچا کہ شاید میں غلط ہوں پھر بھی میں نے بار بار اسکو دیکھا یعنی جناب والا سود اس سال کا ۸۶ کروڑ ۴۷ لاکھ ۱۵ ہزار اس سال کے لئے سود ادا کرنا تھا یعنی ۹۸،۹۷ ہے لیکن ابھی سود کی رقم پورے پرسنٹ باقی ہے ۸۶ کروڑ ۴۷ لاکھ ۱۵ ہزار مزید سود یعنی آپ نے -Esti mation کیوں نہیں کی میں نے تو اس کو بار بار چیک کیا کہ شاید میں غلطی پر ہوں لیکن میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ایسا ہی ہے ۸۶ کروڑ روپے سود کا ادا کرنا تھا اور ۸۶ کروڑ اب اس پر مزید یعنی سود ہے یا پھر وہ مجھے کیجنٹ کرلینگے ۸۶ کروڑ روپے آپ نے کیوں Estimation نہیں کی گئی کہ آپ سے اتنا سود مزید لیا جائیگا آپ نے کیوں یہاں صحیح پوزیشن نہیں بتائی اسمبلی میں اس طرح جناب والا ان کا جو بجٹ ہے یعنی ضمنی بجٹ اس طرح ہم سے انہوں نے جو پیسہ عوام نے ان کو دیا اس کو صحیح خرچ نہیں کیا جو پیسہ عوام کے لئے انہوں نے لانا تھا وہ پیسہ لایا نہیں اور باقی جو مختلف چیزیں ہیں مثلاً جناب والا مین پاور اینڈ لیبر مینجمنٹ ایسی تو دوسری چیزیں ہیں لیکن میں نشاندہی کرتا ہوں جناب والا جو اوریجنل بجٹ ہے اس میں اسی لاکھ روپے اس کے لئے رکھے ہیں اور پھر ابھی ۴۹ پرسنٹ ۴۳ لاکھ ۳۷ ہزار روپے اور انہوں نے کی ہے یعنی کیوں کیسے آنے پہلے اسٹیمیٹ نہیں کیا کہ اتنی رقم ۸۰ لاکھ روپے آپ کے لئے ضروری ہے آپ کو درکار ہے اور آپ نے پھر ۳۷ لاکھ روپے اس سے مزید کیوں یعنی یہ فضول خرچی میں یہ کسی اور مس ہینڈلنگ میں یہ باتیں آتی ہیں اس طرح جناب والا ایک اور ہے رول ڈویلپمنٹ اگرچہ اس پر میں پھر بات کرلونگا کوئی آپ نے جناب والا یہاں ان ایڈمیسبل قرار دیا لیکن اس میں جناب والا رورل ڈویلپمنٹ کا ایک پروگرام تھا اس سال کے لئے ایک اسکیم تھی اور اس پر یہاں سے بجٹ میں جتنا میں سمجھ سکا

ہوں صفحہ ۷۴ پر ہے انہوں نے ۵۹ ملین ۔ ۵۹ ملین کے معنی ہیں ۵ کروڑ روپے پراجیکٹ کے لئے منظور کئے کام ۷۰ فیصد ہو چکا تھا ٹارگٹ ۹۹ فیصد بنانا تھا انہوں نے یعنی یہ کام ڈویلپمنٹ کا ۹۹ فیصد انہوں نے اچیو کرنا تھا لیکن ابھی جناب والا اس سال یک لئے انہوں نے کیسا رکھا ہے یعنی اس سال خرچہ وہ کہتے ہیں یہ ان کو دیکھنا پڑے گا جناب اس کو reduce کیا جا سکتا ہے

جناب اسپیکر : ڈیمانڈ کوئی نہیں کی جا سکتی ہے کٹوتی ہو سکتی ہے

عبدالرحیم خان مندوخیل : ہاں جناب بعد میں بات ہو گی لیکن ہر صورت جو رورل ڈیولپمنٹ کا کام ہے ان کو جو رقم پانچ کروڑ کی ملی تھی انہوں نے سال میں تین فیصد کام کیا جبکہ کرنا انہوں نے پچانوے فی صد تھا ستر فیصد کام ہو چکا تھا پچیس فی صد کرنا تھا اور اس میں اب تین فی صد کام ہوا اور وہ خرچہ اور پیسہ کیسے گیا اور ابھی ان کا پچاس لاکھ کا مطالبہ ہے۔

جناب اسپیکر : شکریہ

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس طرح ان کے مجموعی طور پر مثلاً پولیس کے لئے وہ تین کروڑ اضافی مانگ رہے ہیں لیکن ریکارڈ کیا ہے ؟ آپ ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں جتنا خرچہ پولیس پر ہے اسکے تناسب سے جرائم میں اضافہ ہوا ہے جتنی رقم آپ ان پر خرچ کرتے ہیں ان کے حساب سے جرائم وہاں بڑھتے ہیں اور ہماری عرض یہ ہے جناب والا یہ نہ رکھیں اس کی پوزیشن یہ ہے کہ ۹۶ء میں پولیس ایریا کے کل دو ہزار جرائم تھے اور پھر ۹۷ء میں پولیس ایریا میں جرائم اکیس سو سے زیادہ ہیں اور پولیس اس پر اتنی رقم اور زیادہ خرچ کرتے ہیں اور دوسری طرف انہی کے تناسب سے جرائم بڑھ رہے ہیں اور جرائم کی تو میں نے یہ آپ کو عمومی تصویر دی جناب والا یہ جو گاڑی چھیننے کے جو واقعات ہیں بالکل organize ہیں ہونا یہ چاہئے تھا کہ اگر واقعی پولیس پولیس ہے واقعی وہ ذمہ دار ہو تو یہ جرائم وہاں سے کم ہونے چاہئیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جرائم ابھی گاڑی چھیننے کے ہیں ۹۶ء میں ۲۶ ہے۔